ساغر اقبالی

آخری صفحہ

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ جامع الصفات شخصیت تھے۔ خطابت میں اُن کا کوئی ثانی نہ تھا۔ تصوف میں وہ نہایت بلند درجہ پر فائز تھے۔ ہم عصر علماء میں انہیں ممتاز مقام حاصل تھا۔ شعر فہمی اور شعر گوئی میں اعلیٰ ذوق کے حامل تھے بلکہ خود قادر الکلام شاعر تھے۔ شعر وادب کے حوالے سے اپنے عہد کے شعراء وادباء سے اُن کے گہرے مراسم تھے۔ وہ اقبال کے ارادت مند اور اقبال اُن کے نیاز مند تھے۔ عرشی، ظفر علی خاں، جوش، فیض، تاثیر، جگر، ساحر، اختر شیرانی، صوفی تبسم، حفیظ، احسان دانش، پطرس، حسین میر، ساغر، سیف سب شاہ جی کے نیاز مندوں میں سے تھے اور ان کے ہاں آتے جاتے تھے۔

مارچ ۱۹۵۹ء میں ملتان کے ایک مشاعرے میں سید عبدالحمید عدؔم تشریف لائے تو معروف شاعر حافظ لدھیانوی انہیں شاہ جی کے ہاں لے آئے۔ شاہ جی نے چائے سے تواضع کی اور کچھ سنانے کو کہا۔ عدؔم نے دو تین غزلیں سنائیں۔ شاہ جی نے جن اشعار پر عدؔم کو داد دی وہ اپنی ڈائری پر عدؔم سے لکھوائے۔ ذیل میں پہلی مرتبہ اس کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

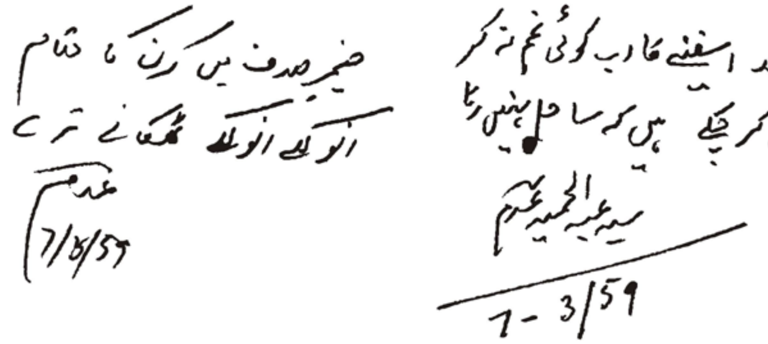

اے ناخدا سفینے کا اب کوئی غم نہ کر
ہم فرض کر چکے ہیں کہ ساحل نہیں رہا

ضمیرِ صدف میں کرن کا مقام
انوکھے انوکھے ٹھکانے ترے

سید عبدالحمید عدؔم۔ ۷ رمارچ ۱۹۵۹ء